سوال

(951) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم (شرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت والجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ تو اس بات کا کیا جواب دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔ (محمد ارسلان)

جزاک اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی عقائد ونظریات کی دعوت دینا، توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ وکفریہ اور باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک وبدعات میں مبتلا عوام کی اصلاح کے لیے محنت وکوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء ورسل کا منہج ہے۔ علماء وصلحا کو اس فریضہ سے ضرور عہدہ برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد ونظریات کی تعلیمات میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں بڑی بڑی باتیں کہہ جاتے ہیں اور کفر وشرک کے دائرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی بات سننا ہی گوارہ نہیں کرتے۔

اس لیے ایک تو توحید کی دعوت دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہئے اور دوسرا اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔

عامۃ الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود ہی ناپید ہے، یہ نظریہ و اعتقاد کتاب و سنت کی تعلیمات اور علمائے اہل السنہ کی آراء کے متصادم ہے، بلکہ کتاب و سنت کے دلائل کی رو سے سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے اور شرکیہ و کفریہ اعمال احاطۂ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک و کفر کا مرتکب ہو کر درگاندہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت مسلمہ بھی شرک و کفر کا ارتکاب کرنے سے مشرک و کافر قرار پائے گی، نیز کتاب و سنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس کتاب و سنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔

1۔ اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

''لو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون''

''اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔'' (الانعام: 88)

آیت کی تفسیر

غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے لیے تعریض ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ تعالی نے فرمادیا کہ اگر انہوں نے بالفرض شرک کیا تو ان کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے تو ان کی امتیں کس گنتی میں شمار ہیں۔ (تبیان القرآن: 3/293)

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں، مقصد امتوں کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن البیان: 359)

2۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

''وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ''

''اور بالتحقیق آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (الزمر: 65)

اس آیت کی تفسیر میں غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں:

اس آیت میں تعریض ہے ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگر بالفرض آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے

تو اگر آپ کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن: 10/293)۔

یہ آیت دلیل ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔

3۔ ذیل کی آیت واضح نص ہے کہ اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسلمان ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ۔''

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہ کیا انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (الانعام: 82)

اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے، درج حدیث میں مزید وضاحت ہے۔

عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

''الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم''

تو اصحاب رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا: ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے

''یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم''

''اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' (صحیح بخاری: 3429، صحیح مسلم: 124)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا ہوگا اور اس آیت کے مخاطب مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس آیت کے نزول سے کبیدہ خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس آیت کا مخاطب مسلمانوں کو ہی سمجھ رہے ہیں۔

4۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ۔

''پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیئے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے ۔ سنو!اللہ کے ساتھ شریک کرنے وا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔(الحج:30،31)

5۔ درج ذیل آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

''فمن کان یرجولقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا''

''چنانچہ جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔'' (الکھف :110)

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے ۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

''ومایومن اکثرھم باللہ الاوھم مشرکون''

''اوران میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگروہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۔'' (یوسف :106)

ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور جیسے گزشتہ امتیں شرک وکفر کے ارتکاب کی وجہ سے تباہ وبرباد ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی وبربادی کا باعث ہوگا ۔

ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں ۔

1۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری :1238، صحیح مسلم :92)

2۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے فرمایا :

«مَن لَقِيَ اللَّهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ»

''جو شخص اللہ تعالی کو اس حال میں ملا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک کرتا ہوگا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)

3۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا»

''ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں کرلیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ (صحیح مسلم: 199).

4۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ». وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ»

''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ ذو الخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذو الخلصہ ایک بت تھا دور جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح بخاری: 7116 صحیح مسلم: 2906)

5۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللاَّتُ وَالْعُزَّى». فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لاَ خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ»

''دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتی کہ لات و منات کی عبادت ہونے لگے گی۔ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے

''هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ''

''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے، اگرچہ مشرکین اسے ناپسند کریں'' (التوبة: 33)

تو یہ آیت تام ہے (یعنی امت میں دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 2907)

مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے، بلکہ امت مسلمہ کے کئی قبائل و افراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور قیامت کی راہ ہموار کرے گی۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی میں شروع ہوگیا تھا اور مرور زمانہ کے ساتھ مختلف تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی رہی، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر ممنوعہ قرار دے دیا، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال و نامرادی کا شکار ہوئی تھیں، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی درگاندہ راہ ٹھہرے گی۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار سے ہوتی ہے۔

کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر

جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر

جھکے آگ پر بحرِ سجدہ تو کافر

کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں

پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نظریں چڑھائیں

شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے

مسلمانوں کا موجودہ دوغلاپن اور شرکیہ وکفریہ اعتقادات واعمال دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں گویا ہوتا ہے۔

ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں

ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں

اپنی سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے

آپ کے سجدوں کا مرکز 'قبر' جو بے جان ہے

اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں

آپ کے مشکل کشاؤں کو بھی گن سکتے نہیں

''جتنے کنکر اتنے شنکر'' یہ اگر مشہور ہے

ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے

اپنے دیوی دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار

آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں حدو شمار

وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا بجرنگ بلی

آپ بھی وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں 'یا علی'

لیتا ہے اوتار پربھو جبکہ اپنے دیس میں

آپ کہتے ہیں ''خدا ہے مصطفٰے کے بھیس میں''

جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں

تربتوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں

ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں

آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوّالیاں

ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار

آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ چادر، شاندار

بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے ''نارِ سقر

آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر؟

آپ مشرک، ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے

جنّتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے

مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں

آپ ''سنگِ نقشِ پا'' پوجیں تو نیکو نام ہیں

کتنا ملتا جلتا اپنا آپ سے ایمان ہے

آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ''تو بے ایمان ہے'

شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے

پھر وہی اعمال کرکے آپ کیوں مسلم ہوئے؟

ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی

ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی

ہے یہ تیر کی صدا سن لو مسلماں غور سے

اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے

(اوم پرکاش تیر، لدھیانوی)

رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور بدعات کو طشت ازبام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے، جب کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر و مرتد قرار دینے اور انہیں مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چہار عالم میں شہرت خاص رکھتے ہیں۔ اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔

وباللہ التوفیق

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد01